بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸ / ۳۳ | ۲۹ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ ۲۷ تبلیغ ۱۳۵۸ ہش ۲۷ فروری ۱۹۷۹ء | نمبر ۴۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ فروری - حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے - آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال پہلے جیسی ہے -

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر سلامت رکھے - آمین

محترم ڈاکٹر محمد الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع وہاڑی جو اچانک بیمار ہو کر ملتان ہسپتال میں داخل تھے وہاں سے فارغ ہو کر وہاڑی پہنچ گئے ہیں - پہلے سے بہت افاقہ ہے تاہم ابھی کمزوری بہت ہے - بزرگوں اور عزیزوں سے درخواستِ دعا ہے -

ظہور احمد (ناظر دیوان)

واقفینِ عارضی پر رحمتوں کا نزول

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"ہم میں سے جو دوست وقفِ عارضی پر گئے ہیں انہوں نے یہ مشاہدہ کیا ہے اور ان کی رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ ہمارے بھائی اخلاص کے ساتھ وقفِ عارضی کے لئے باہر گئے ہیں - اس وقت وہ دُنیوی علائق سے آزاد ہوتے ہیں گھر کا کوئی فکر نہیں ہوتا پوری توجہ کے ساتھ اور پورے انہماک کے ساتھ دعا و استغفار کی طرف متوجہ ہوتے ہیں - اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو بڑی کثرت کے ساتھ اپنے پر نازل ہوتا دیکھتے ہیں ۔"

(الفضل ۱۴ نومبر ۱۹۶۷ء صفحہ ۳)

احبابِ جماعت ہر سال دو ہفتہ کے لئے وقفِ عارضی میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو بڑی کثرت کے ساتھ حاصل کر سکتے ہیں -

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اِنسان میں کوئی طاقت و قوّت نہیں جبتک کہ خدا تعالیٰ خود اسے قوت عطا نہ کرے

نیک اعمال بجالانے کی توفیق پانا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر ہی منحصر ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ ضَعِیۡفًا (النساء : ۲۹)

ترجمہ :- انسان ضعیف پیدا کیا گیا ہے یعنی اس میں بذاتِ خود کوئی قوت و طاقت نہیں جب تک کہ خدا تعالیٰ خود عطا نہ فرمائے ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ - (بخاری)

ترجمہ :- حضورؐ نے فرمایا کہ لاحول پڑھا کرو یعنی اے خدا تیری مدد کے بغیر میں کچھ بھی نہیں ہوں نہ مجھ میں برائیوں سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی قوت ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"ایمان کا پودا اپنے نشوونما کے لئے اعمالِ صالحہ کو چاہتا ہے - قرآن کریم نے جہاں جہاں ایمان کا ذکر کیا ہے وہاں اعمالِ صالحہ کی شرط لگا دی ہے - کیونکہ جب ایمان میں فساد ہوتا ہے تو وہ ہرگز عنداللہ قبولیت کے قابل نہیں ہوتا - جیسے غذا باسی ہو یا سڑ جائے تو اسے کوئی پسند نہیں کرتا اسی طرح ریا عُجب تکبر ایسی باتیں ہیں کہ اعمال کو قبولیت کے قابل نہیں رہنے دیتیں - کیونکہ اگر اعمال نیک سرزد ہوئے ہیں تو وہ بندے کی اپنی طرف سے نہیں بلکہ خاص خدا کے فضل سے ہوئے ہیں پھر اس میں کیا تعلق کہ وہ دوسروں کو خوش کرنے کے لئے ان کو ذریعہ ٹھہراتا ہے یا اپنے نفس میں خود ہی ان سے کبر کرتا ہے جس کا نام عُجب ہے - خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ ضَعِیۡفًا یعنی انسان ضعیف پیدا کیا گیا ہے اس میں بذاتِ خود کوئی قوت اور طاقت نہیں ہے جب تک خدا تعالیٰ خود عطا نہ فرمائے ... جو کچھ دیا گیا ہے جب تک آسمانی تائید اس کے ساتھ نہ ہو تب تک تم محض بے کار ہو - ایک بات کو تم کتنے ہی صدقِ دل سے قبول کرو مگر جب تک فضلِ الٰہی شاملِ حال نہیں تم اس پر قائم نہیں رہ سکتے ۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۴۱۶)

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۹ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ
۲۷ تبلیغ ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطاعت کو اللہ کیلئے خاص کرنے کا طریق

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی پیدائش کا ایک ہی مقصد قرار دیا ہے اور وہ یہ کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ٥"

(الذٰریٰت۔ آیت ۵۷)

ترجمہ:۔ اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے لیکن ساتھ ہی اس نے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ ان کی عبادت اس وقت عبادت شمار ہوگی جب وہ اطاعت کو اللہ کے لئے خالص کرتے ہوئے عبادت کریں۔ اسی لئے فرمایا:۔

"فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ٥"

(الزمر آیت ۳)

ترجمہ:۔ پس تو اطاعت کو اللہ کے لئے خالص کرتے ہوئے اس کی عبادت کر۔

اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ اطاعت خالص اللہ ہی کا حق ہے جو لوگ اس اطاعت میں دوسروں کو شامل کرکے ان کو بھی قابل پرستش سمجھتے ہیں اور اس کے لئے بہانے تراشتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے جھوٹا اور ناشکر گزار قرار دیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

"اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ٥"

(الزمر آیت ۴)

ترجمہ:۔ سنو! اطاعت خالص اللہ ہی کا حق ہے اور جو لوگ اس کے سوا اور ہستیوں کو دوست بناتے ہیں (یہ کہتے ہوئے) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیں۔ اللہ ان کے درمیان ان باتوں کے متعلق جن میں وہ اختلاف رکھتے ہیں فیصلہ کرے گا اللہ یقیناً جھوٹے اور ناشکر گزار کو کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا۔

اطاعت کو صرف اللہ کے لئے مخصوص کرنے کی بنیادی اہمیت کے پیش نظر ہی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک خاص امر کا اعلان کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ آپ کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

"قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۙ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ٥ قُلْ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ٥ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ٥"

(الزمر آیات ۱۲ تا ۱۵)

ترجمہ:۔ تو کہدے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی اس طرح عبادت کروں کہ اطاعت کو صرف اسی کے لئے مخصوص کر دوں اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے بڑا فرمانبردار بنوں۔ تو (یہ بھی) کہدے کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ (اور پھر) کہہ دے کہ میں اللہ کی عبادت اپنی اطاعت کو صرف اسی کے لئے وابستہ کرتے ہوئے کرتا ہوں۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ جب تک اطاعت کو اللہ کے لئے خاص نہ کیا جائے کسی بھی انسان کی عبادت عند اللہ عبادت شمار نہیں ہوتی۔ برخلاف اس کے جب کوئی مومن اطاعت کو اللہ کے لئے مخصوص کر دیتا ہے تو پھر نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ اور حج وغیرہ ہی نہیں بلکہ اس کی ہر حرکت عبادت کا درجہ اختیار کر لیتی ہے۔ اب چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اطاعت کو صرف اللہ ہی کے لئے مخصوص کر رکھا تھا۔ اور آپ فرمانبرداری میں انتہائی کمال کو پہنچے ہوئے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک اور امر کا اعلان کرنے کا بھی حکم دیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

"قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ٥"

(الانعام آیات ۱۶۳، ۱۶۴)

ترجمہ:۔ تو (ان سے) کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی (امر) کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔

اطاعت خالص اللہ کے لئے ہو ہی نہیں سکتی جب تک انسان کا اٹھنا بیٹھنا۔ چلنا پھرنا کھانا پینا۔ گفتگو کرنا۔ دوسروں کے ساتھ لین دین اور کسی بھی نوعیت کا معاملہ کرنا خدائی احکام کے تابع نہ ہو۔ جب انسان کی ہر حرکت و سکون خدائی احکام کے تابع ہو جاتی ہے تو پھر اس کی ایک ایک حرکت اور اسی طرح اس کا سکون بھی عبادت کا درجہ اختیار کر لیتا ہے اور اس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ اس نے اپنی پیدائش کا مقصد پورا کر لیا۔ پس اصل کام اطاعت کو صرف اور صرف اللہ کے لئے مخصوص کرنا ہے اور یہ کیفیت انسان میں اس وقت پیدا ہوتی ہے جب وہ اپنے نفس پر قابو پا کر ہمہ تن خدا کا ہی ہو جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

"جب (ایک مومن) خالص خدا ہی کا ہو جائے تو خدا تعالیٰ اس کی خاص حفاظت کرتا ہے۔ اگرچہ وہ سب کا خدا ہے مگر جو اپنے آپ کو خاص کرتے ہیں ان پر خاص تجلی کرتا ہے اور خدا کے لئے خاص ہونا یہی ہے کہ نفس بالکل چکنا چور ہو کر اس کا کوئی ریزہ باقی نہ رہ جائے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص ۱۷)

ایک تباہ کن خیال اور اس کی تردید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۳ ستمبر ۱۹۰۲ء کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے جو بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا اس میں عام لوگوں میں پھیلے ہوئے ایک غلط اور تباہ کن خیال کی بھی تردید فرمائی۔ حضور نے فرمایا:۔

"ایک غلط خیال عام لوگوں میں پھیلا ہوا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کو بھی دور کروں۔ اور وہ یہ ہے کہ لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ دین پر عمل درآمد کرنا انسان کی مقدرت سے باہر ہے۔ اور یہ شریعت گویا کہنے کی ہے کرنے کی نہیں۔ اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔ یہ بدی عام پھیلی ہوئی ہے اور اس نے بہت حصہ مخلوق کا تباہ کیا ہے۔ دراصل اسی قسم کے حیلے شریروں نے اپنی بدیوں کو چھپانے کے لئے تراشے ہوئے ہیں۔ مگر میں یقیناً کہتا ہوں کہ یہ بدی اور بدخیالی اللہ تعالیٰ پر سوء ظن سے پیدا ہوتی ہے کہ انسان کہلائے اور کہے کہ شریعت پر پابندی نہیں کر سکتے اور فرائض اور سنن ادا نہیں ہو سکتے۔ یہ بڑی بدقسمتی ہے۔ اسی ایک بدی نے قوم کو تباہ کر دیا۔ اور اس نے شریعت کو نعوذ باللہ لعنت کہدیا۔ یعنی عیسائیوں کی قوم نے شریعت کو بالکل الگ رکھدیا۔ یہ شیطانی وسوسہ تھا۔ اور شیطان ان پر غالب آیا۔ پس ایسی باتوں اور خیالوں سے پرہیز کرو۔ میں نے ایسے ہی خطبہ میں (یعنی نکاح کے خطبہ میں) جو اگلے روز مجھے پڑھنا پڑا اور اسی طرح پر صادق امام کے حضور میں پڑھا۔ اسی امر پر زور دیا تھا۔ اور یہ میرا ایمان ہے میرا دل چاہتا ہے کہ اسی طرح ہو۔ اور میں خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے ایسا کرنا چاہتا ہوں کہ لوگ اپنے امام کی سچی اتباع کریں۔ اور اس کے احکام کی تعمیل کو اپنی خواہشوں پر مقدم کر لیں۔ بعض بدقسمتوں نے میری ان باتوں کو سن کر یہی نتیجہ نکالا کہ یہ صرف کہنے کی باتیں ہیں۔ اس پر عمل کرنا مشکل ہے۔ میں کھول کر کہتا ہوں کہ یہ خطرناک بدظنی ہے جو ایک مومن کی نسبت کی جاوے۔ اس کا محاسبہ اللہ تعالیٰ کے حضور دینا پڑے گا۔"

(خطبات نور جلد اول صفحہ ۱۳۱۔۱۳۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عظیم الشان علمی اعجاز

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری سابق مبلغ جرمنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ کو عمومی رنگ میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک غیبی طاقت بخشی گئی۔ اور ایسی علمی فضیلت عطا کی گئی۔ جس میں خدا تعالیٰ کی قدرت کا صاف جلوہ نظر آتا ہے۔ جلسہ مذاہب عالم لاہور منعقدہ ۲۶ تا ۲۸ر دسمبر ۱۸۹۶ء میں آپ کا اسلام کی زندگی میں پڑھا جانے والا مضمون اس کا تاریخی شاہد ہے۔

اس کی تقریب یوں پیدا ہوئی کہ ایک ہندو سادھو سوامی شوگن چندر کی ذاتی کوششوں سے صوبہ پنجاب کے صدر مقام لاہور میں ایک ایسی مذہبی کانفرنس کا انعقاد ہونا قرار پایا۔ جس میں مختلف مذاہب کے نمائندوں سے بعض معین عنوانات پر اپنے اپنے مذہب کی رُو سے روشنی ڈالنے کی درخواست کی گئی تھی۔ اسلام کے سوا جن مذاہب کے نمائندوں نے تقریر کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ وہ یہ تھے۔

سناتن دھرم، ہندو مت، آریہ سماج برہمو سماج۔ فری تھنکر، تھیوسوفیکل سوسائٹی ریلیجن آف ہارمنی۔ عیسائیت، سکھ دھرم۔

ان سب مذاہب کے نمائندے اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ تھے۔ جن میں سے یونیورسٹی کے پروفیسر، بعض وکلاء اور بعض جرنلسٹ تھے مسلمانوں کی طرف سے حضرت بانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ مولوی ابویوسف مبارک علی صاحب اور مفتی محمد عبداللہ صاحب ٹونکی نے اپنے آپ کو اسلام کی نمائندگی کے لئے پیش کیا اول الذکر دونوں اصحاب بانی سلسلہ کے مخالفین میں صفِ اول پر تھے۔

جن مقررہ عنوانات پر ہر مقرر کو روشنی ڈالنے کے لئے کہا گیا تھا وہ حسب ذیل ہیں۔

اول۔ انسان کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی حالتیں۔

دوم۔ انسان کی زندگی کے بعد کی حالت یعنی عقبیٰ

سوم۔ دنیا میں انسان کی ہستی کی اصل غرض کیا ہے اور وہ غرض کس طرح پوری ہو سکتی ہے۔

چہارم۔ کرم یعنی اعمال کا اثر دنیا اور عاقبت میں کیا ہوتا ہے۔

پنجم۔ علم یعنی گیان اور معرفت کے ذرائع کیا کیا ہیں۔ آپ

حضرت بانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو مضمون اس غرض کے لئے تیار کیا۔ اس کے بارے میں آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں بغیر خدا کے بلائے بول نہیں سکتا اور بغیر اس کے دکھلانے کے کچھ دیکھ نہیں سکتا اس لئے میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ وہ مجھے ایسے مضمون کا القاء کرے جو اس مجمع کی تمام تقریروں پر غالب رہے۔ میں نے دعا کے بعد دیکھا کہ ایک قوت میرے اندر پھونک دی گئی ہے میں نے اس آسمانی قوت کی ایک حرکت اپنے اندر محسوس کی اور میرے دوست جو اس وقت حاضر تھے جانتے ہیں کہ میں نے اس مضمون کا کوئی مسودہ نہیں تھا جو کچھ لکھا صرف قلم برداشتہ لکھا تھا اور ایسی تیزی اور جلدی میں لکھا جاتا تھا کہ نقل کرنے والے کے لئے مشکل ہو گئی کہ اس قدر جلدی اس کی نقل تیار کرے جب میں مضمون ختم کر چکا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ "مضمون بالا رہا""

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹۱)

اس الٰہی بشارت کے ملتے ہی آپ نے "سچائی کے طالبوں کے لئے ایک عظیم الشان خوشخبری" کے عنوان سے ایک اشتہار شائع فرمایا۔ جس میں آپ نے لکھا۔

"اس میں قرآن شریف کے حقائق اور معارف درج ہیں جن سے آفتاب کی طرح روشن ہو جائے گا کہ درحقیقت یہ خدا کا کلام اور رب العالمین کی کتاب ہے۔ اور جو شخص اس مضمون کو اوّل سے آخر تک پانچوں سوالوں کے جواب میں سنے گا۔ میں یقین کرتا ہوں کہ ایک نیا ایمان اس میں پیدا ہو گا اور ایک نیا نور اس میں چمک اٹھے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے پاک کلام کی ایک جامع تفسیر اس کے ہاتھ آ جائے گی۔"

اور نیز یہ کہ:۔

"مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۲۹۳)

یہ اشتہار ۲۱ر دسمبر ۱۸۹۶ء کو یعنی کانفرنس کے انعقاد سے پانچ دن پہلے شائع ہوا۔ اور لاہور کے علاوہ ہندوستان کے بعض دوسرے مقامات تک بھی پھیلا دیا گیا۔

بعض اوقات الٰہی پیشگوئیاں پردہ اخفاء میں رہتی ہیں اور ان کی اہمیت یا حقیقت اس وقت تک نہیں کھلتی۔ جب تک کہ وہ اپنی پوری شان کے ساتھ پوری نہ ہو جائیں بعینہ یہی کیفیت اس موقعہ پر پیدا ہوئی۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ مضمون لکھ کر جب اپنے بعض احباب کو سنایا تو ان میں سے ایک نے کچھ ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور پسند نہ کیا کہ مذاہب کے اتنے بڑے عظیم الشان جلسہ میں وہ مضمون پڑھا جائے مگر اللہ تعالیٰ جو مخفی در مخفی اسباب پر قادر ہے۔ اور جس کا تصرف دلوں تک ہے۔ چاہتا تھا کہ اپنے مامور کے ذریعہ اپنے پاک کلام کی عظمت اور اپنی اس پیشگوئی کی صداقت ظاہر فرمائے جو قبل از وقت اپنوں اور غیروں میں مشتہر کر دی گئی تھی

جلسہ شروع ہوا مسلمان اور ہندو مقررین نے اپنے اپنے مضامین پڑھے۔ حضرت بانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مضمون دوسرے دن کے دوسرے اجلاس میں رکھا گیا تھا۔ پہلا تصرف الٰہی تو یہ ہوا کہ مقررہ وقت سے بہت پہلے جبکہ پہلی نشست کے لوگ بھی اپنی اپنی جگہ پر جمے بیٹھے تھے۔ ہزاروں سامعین کا ایک سیلاب چاروں طرف سے امڈ آیا۔ اور جلسہ کا پنڈال اس قدر کھچا کھچ بھر گیا کہ سینکڑوں اشخاص جن میں ملک کے سربرآوردہ رؤسا۔ ڈاکٹر اور وکلاء بھی شامل تھے کھڑے رہنے پر مجبور ہو گئے حضور بانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی علالت طبع کے باعث خود تشریف نہ لا سکے تھے۔ آپ نے اپنے ایک جلیل القدر صحابی حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ کو اپنا مضمون پڑھنے کے لئے دیا۔

تائید روح القدس سے مامور وقت کے ہاتھوں لکھا ہوا یہ مضمون جب حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ جیسے فصیح البیان اور شیریں بیان عالم نے پڑھنا شروع کیا۔ تو سامعین پر ایک وجد اور سرور کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور ہر طرف سے تحسین و آفرین کے نعرے بلند ہونے لگے لوگوں کی دلچسپی اور انہماک کا یہ عالم تھا کہ باوجود اس کے ہزارہا لوگ کھڑے رہنے پر مجبور ہو گئے۔ کوئی شخص اپنی جگہ چھوڑنے کے لئے تیار نہ تھا اور دل و دماغ سے اس آسمانی مائدہ سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ کہ یکایک مضمون کا مقررہ وقت ختم ہو گیا۔ یہ دیکھتے ہی مولوی ابویوسف محمد مبارک علی صاحب سیالکوٹی نے جن کا لیکچر اس کے بعد تھا۔ اپنا وقت بھی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مضمون کو دینے کا اعلان کر دیا۔

یہ اعلان ہونا تھا کہ سارے مجمع میں خوشی اور مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ اور تمام پنڈال تالیوں سے گونج اٹھا۔ تقریر پھر جاری ہو گئی اور علم و حکمت کے موتی بکھرنے لگے لیکن ابھی آدھا مضمون بھی پڑھا نہ جا سکا تھا کہ وہ وقت بھی ختم ہو گیا۔ اب چاروں طرف سے یہ صدا بلند ہوئی کہ جلسہ کی کارروائی اس وقت تک ختم نہ کی جائے جب تک مضمون ختم نہ ہو لے سامعین کے اس اصرار پر منتظمین جلسہ نے یہ مطالبہ بھی منظور کر لیا اور لیکچر جاری رہا۔ سامعین بیخودی اور محویت کے عالم میں غرق تھے کہ فاضل مقرر کی طرف سے یہ آواز آئی کہ حضرات جو کچھ آپ نے سنا ہے وہ پہلے سوال کا جواب ہے۔

اس پر سامعین نے مطالبہ کیا کہ جلسے کا ایک دن اور بڑھا دیا جائے تاکہ پانچوں سوالوں کا جواب مکمل ہو۔ اور یہ مطالبہ اس شدت سے ہوا کہ منتظمین کو اس کے آگے سرِ تسلیم خم کرنا پڑا اور یہ اعلان کرنا پڑا کہ بقیہ مضمون ۲۹ر دسمبر کو پڑھا جائے گا۔

حضرت بانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مضمون کی اس درجہ کامیابی اور مقبولیت پر رئیس المخالفین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اگرچہ وہ جلسہ کے پہلے دن اپنی تقریر کر چکے تھے وہ اس کوشش میں سرگرداں پھرتے تھے کہ ان کو اپنے جوہر دکھانے کا ایک اور موقعہ مل جائے۔ اس غرض کے لئے وہ مسلمانوں کے ایک مقرر مفتی محمد عبد اللہ ٹونکی پروفیسر اورینٹل کالج لاہور کے پاس پہنچے۔ ان کی تقریر ابھی باقی تھی۔ ان کو انہوں نے اس بات پر آمادہ کرلیا کہ وہ اپنا وقت انہیں دے دیں۔ اس کے بعد وہ جناب بہادر شیخ خدا بخش صاحب جج جو انتظامیہ کمیٹی کے چیف ممبران میں سے ایک تھے کے پاس گئے۔ اور مفتی صاحب موصوف کا پیغام دے کر انہیں بھی رضامند کرلیا۔ اور پھر ان کی سفارش پر دوسرے ممبران نے بھی اس تبدیلی کی منظوری دے دی۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی یہ دوسری تقریر جلسہ کے تیسرے روز ہوئی۔ جلسہ کی کارروائی صبح دس بجے شروع ہوتی تھی۔ مگر وقت مقررہ پر بہت کم لوگ آئے۔ اس لئے کارروائی کا آغاز ساڑھے دس بجے ہوا۔ پہلی تقریر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی ہی تھی۔ جس میں ان کی گزشتہ تقریر کے اکھاڑ کا رنگ اور بھی نمایاں ہوگیا۔ لیکن جب وہ اس فقرے کے پر پہنچے کہ "انبیاء فوت ہوچکے امت محمدیہ کے بزرگ ختم ہوچکے۔ بے شک وارث انبیاء ولی تھے۔ وہ کرامت رکھتے۔ اور برکات رکھتے تھے۔ وہ نظر نہیں آتے۔ یہ زیر زمین ہوگئے۔ آج اسلام ان کرامتوں سے خالی ہے اور ہم کو گزشتہ اخبار کی طرف حوالہ کرنا پڑتا ہے۔"

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۱۴۶)

تو مسلمانوں کے چہرے لٹک گئے۔ اور مارے شرم کے ان کی گردنیں جھک گئیں۔

اب اس کے برعکس خدا تعالیٰ کے جری پہلوان کی تقریر کی روئداد ملاحظہ ہو۔ ۲۹ دسمبر کا دن آپ کے مضمون کے لئے بڑھایا گیا تھا ہر چند کہ آج کے اجلاس کی کارروائی معمول سے بھی ایک گھنٹہ پہلے یعنی نو بجے صبح رکھی گئی تھی۔ سامعین کا ہجوم وقت مقررہ سے بہت پہلے شروع ہوگیا۔ ٹھیک نو بجے حضرت مولانا عبد الکریم صاحب نے مضمون پڑھنا شروع کیا تو وہی پہلے والا سماں بندھ گیا۔ اسلام کی نمائندگی جس خوبی سے کی گئی۔ اور محاسن قرآن کو جس عمدگی سے پیش کیا گیا۔ اس سے مسلمانوں کے چہرے دمک اٹھے۔ اور جب تقریر کے آخر پر فاضل مقرر نے بانی سلسلہ کی وہ عبارت پڑھی جس میں آپ نے اپنے مقام اور مرتبہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ

"میں نوع بشر پر ظلم کروں گا اگر میں اس وقت ظاہر نہ کروں کہ وہ مقام جس کی میں نے یہ تعریفیں کی ہیں۔ اور وہ مرتبہ مکالمہ اور مخاطبہ کا جس کی میں نے اس وقت تفصیل بیان کی وہ خدا کی عنایت نے مجھے عنایت فرمایا ہے۔ تا میں اندھوں کو بینائی بخشوں اور ڈھونڈنے والوں کو اس گم گشتہ کا پتہ دوں اور سچائی قبول کرنے والوں کو اس پاک چشمہ کی خوشخبری سناؤں جس کا تذکرہ بہتوں میں ہے اور پانے والے تھوڑے ہیں"

(رپورٹ جلسہ مذاہب اعظم صفحہ ۲۰۱)

تو سامعین زبان حال سے پکار اٹھے کہ اس تقریر کے پیچھے انسان نہیں بلکہ خدا کلام کر رہا ہے۔ مسلمان تو بے اختیار یہ اقرار کر رہے تھے کہ اگر یہ مضمون نہ ہوتا تو آج اسلام کو سبکی اٹھانی پڑتی۔

اسلام کی اس شاندار فتح کا اعتراف حاضرین جلسہ اپنی زبان حال و قال سے تو کر ہی چکے تھے۔ ملک کے بیس کے قریب اخبارات نے شہ سرخیوں کے ساتھ کالم لکھ کر اس ربانی پیشگوئی پر مہر تصدیق ثبت کی جو حضرت بانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے مضمون کے بالا رہنے کے متعلق پہلے ہی شائع ہوچکی تھی۔ چنانچہ اخبار "چودھویں صدی" نے لکھا:۔

"ان لیکچروں میں سب سے عمدہ لیکچر جو جلسہ کی روح رواں تھا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا لیکچر تھا جس کو مشہور فصیح البیان مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے پڑھا...... فقرہ فقرہ پر صدائے آفرین و تحسین بلند ہوتی تھی اور بسا اوقات ایک ایک فقرہ کو دوبارہ پڑھنے کے لئے حاضرین کی طرف سے فرمائش کی جاتی تھی۔ عمر بھر کانوں نے ایسا خوش آئند لیکچر نہیں سنا۔ دیگر مذاہب میں سے جتنے لوگوں نے لیکچر دیئے سچ تو یہ ہے کہ جلسہ کے مستفسرہ جواب بھی نہیں تھے ...... بجز مرزا صاحب کے لیکچر کے جو ان سوالات کا علیحدہ علیحدہ مفصل اور مکمل جواب تھا۔ اور جس کو حاضرین نے نہایت توجہ اور دلچسپی سے سنا اور بڑا بیش قیمت اور عالی قدر خیال کیا۔ ہم مرزا صاحب کے مرید نہیں ہیں۔ نہ ان سے ہم کو کوئی تعلق ہے لیکن انصاف کا خون ہم کبھی نہیں کرسکتے۔ اور نہ کوئی سلیم الفطرت اور صحیح کانشنس اس کو روا رکھ سکتا ہے۔ مرزا صاحب نے کل سوالوں کے جواب (جیسا کہ مناسب تھا) قرآن شریف سے دیئے اور تمام بڑے بڑے اصول و فروعات اسلام کو دلائل عقلیہ اور براہین فلسفہ کے ساتھ مزین کیا۔ پہلے عقلی دلائل سے الٰہیات کے مسئلہ کو ثابت کرنا اور اس کے بعد کلام الٰہی کو بطور حوالہ پڑھنا ایک عجیب شان دکھاتا تھا۔"

اب ذرا اس اخبار کا ان دو علمائے اسلام کی تقریروں پر تبصرہ بھی ملاحظہ ہو۔ جنہوں نے بانی سلسلہ کی مخالفت میں اپنی تمام عمر صرف کردی اور جو آپ کے خلاف کفر کے فتوے صادر کرکے تمام ہندوستان میں مخالفت کی آگ بھڑکاتے رہے۔

اخبار مذکور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے متعلق لکھتا ہے:۔

"لیکچر بالکل معمولی تھا وہی ملائی خیالات تھے جن کو ہم لوگ ہر روز سنتے ہیں۔ اس میں کوئی عجیب و غریب بات نہ تھی۔ اور مولوی صاحب موصوف کے دوسرے لیکچر کے وقت کئی شخص اٹھ کر چلے گئے تھے مولوی صاحب موصوف کو اپنا لیکچر پورا کرنے کے لئے چند منٹ زائد کی اجازت بھی نہیں دی گئی تھی۔"

اسی طرح مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے متعلق رقمطراز ہے:۔

"مسلمانوں میں سے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا طرز بیان بھی کسی قدر اچھا تھا۔ لیکن لیکچر عموماً وعظ کی قسم کا تھا فلسفیانہ ڈھنگ کا نہیں تھا۔ جس کی جلسہ کو ضرورت تھی۔"

اسی طرح کلکتہ کے اخبار "جنرل و گوہر آصفی" کا تبصرہ بھی سننے کے لائق ہے۔ وہ لکھتا ہے:۔

"اس جلسہ اعظم مذاہب میں اسلامی وکالت کے لئے سب سے زیادہ لائق کون شخص تھا۔ ہمارے ایک معزز نامہ نگار صاحب نے سب سے پہلے خالی الذہن ہوکر اور حق کو مدنظر رکھ کر حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کو اپنی رائے میں منتخب فرمایا تھا...... اگر اس جلسے میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں کے روبرو ذلت وندامت کا قشقہ لگتا۔ مگر خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا بلکہ اس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی سچے فطرتی جوش سے کہہ اٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے بالا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے تصرف اور اس کی اقتداری شان کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہوسکتی ہے۔ کہ بڑے بڑے اخبار نویس حضرت بانی سلسلہ علیہ السلام کے مضمون کو انہیں الفاظ میں خراج تحسین دینے پر مجبور ہوگئے۔ جو اس نے اپنے بندے پر چند دن قبل القاء کئے تھے۔

اس اخبار نے دیگر مسلمان علمائے ہند کی اس بہت بڑے علمی معرکہ میں عدم دلچسپی پر جن الفاظ میں ماتم کیا۔ ان کا ذکر بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ وہ لکھتا ہے:۔

"جلسے کے پروگرام کے دیکھنے اور نیز تحقیق کرنے سے ہمیں یہ پتہ ملا ہے کہ جناب مولوی سید محمد علی صاحب کانپوری۔ جناب مولوی عبد الحق صاحب دہلوی اور جناب مولوی احمد حسین صاحب عظیم آبادی نے اس جلسہ کی طرف کوئی جوشیلی توجہ نہیں فرمائی۔ اور نہ ہمارے مقدس زمرہ علماء میں سے کسی اور لائق فرد نے اپنا مضمون پڑھنے یا پڑھوانے کا عزم ظاہر کیا۔ ہاں دو ایک عالم صاحبوں نے بڑی ہمت کرکے ما نحن فیہا میں قدم رکھا۔ مگر الٹا اس سے انہوں نے یا تو مقررکردہ مضامین پر کوئی گفتگو نہ کی یا بے سروپا کچھ ہانک دیا۔"

درخواست دعا۔ خاکسار چار ماہ سے بیکار چلا آرہا ہے سارے خاندان کا واحد کفیل ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ روزی کا کوئی سامان پیدا کردے آمین

عبد الحکیم فاروقی G.73 پی اینڈ ٹی کالونی ملتان روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب امریکہ

۱۔ سیدنا خاتم الانبیاء، فخرِ موجودات، سرورِ کائنات، رحمۃ للعالمین کا اسم مبارک "محمد" تھا جس کے لغوی معنی ہیں۔ بہت تعریف کیا گیا۔

۲۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آتا ہے: لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔ کہ اللہ نے فرمایا۔ اے محمد! اگر ہم آپ کو پیدا نہ کرتے تو زمین و آسمان پیدا نہ کرتے۔

۳۔ مسلّم ہے کہ حضور کی بعثت دنیا کے تمام انسانوں کے لئے ہوئی اور جب تک یہ دنیا قائم ہے اس وقت تک ہو گی۔

"قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ
اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ
جَمِیْعًا" (اعراف ۱۸۹)

کہو اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

۴۔ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ستودہ صفات تھے۔ ارشادِ الٰہی ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىِٕكَتَهٗ
يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِيْمًا" (احزاب ۵۷: ۳۳)

اللہ یقیناً اس نبی پر اپنی رحمت نازل کر رہا ہے اور اس کے فرشتے بھی یقیناً اس کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ پس اے مومنو! تم بھی اس نبی پر درود بھیجتے رہو اور ان کے لئے دعائیں کرتے رہو اور خوب جوش و خروش سے ان کیلئے سلامتی مانگتے رہا کرو۔

۵۔ پیدائش مبارک مطابق دو شنبہ یعنی ۱۲ ربیع الاول معروف ہے۔ بعض مؤرخین ۸ ربیع الاول اور اکثر ۹ ربیع الاول بروز شنبہ بتاتے ہیں۔ اس لحاظ سے ۲۰ اپریل ۵۷۱ء تاریخ بنتی ہے اگرچہ شمسی لحاظ سے بعض ولادت مبارک اگست ۵۷۰ء بھی بتاتے ہیں۔

۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک بڑا تھا۔ سر کے بال نہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ لہردار ملائم اور بہت سیاہ کبھی کانوں تک اور کبھی شانوں تک ہوتے۔ رنگ گورا تھا جس میں سرخی نمایاں تھی۔ داڑھی میں بال گھنے اور سیاہ تھے۔ آنکھیں بڑی تھیں

قد مبارک نہ بلند نہ پست۔ متوسط القامت تھے اور تیز رفتار تھے۔

۷۔ آپ کے اخلاقِ فاضلہ سے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول معروف ہے کہ كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ آپ قرآن کریم میں متذکرہ اخلاق کے حامل تھے۔ آپ سراپا قرآن تھے۔

۸۔ آپ کے اخلاق سے متعلق قرآن پاک میں یوں آتا ہے:

"وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ
عَظِيْمٍ" (القلم ۵: ۴)

تو (یعنی تیری تعلیم اور تیرا عمل) نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔

۹۔ مسدس حالی میں یوں ذکر ہے:

"وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ"

۱۰۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا کہ ساری قوم نے آپ کو "امین" کا خطاب دیا

۱۱۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کا کام اپنے ہاتھ سے خود کر لیتے تھے خانگی امور میں اپنی بیویوں کی مدد کرتے اپنے کپڑوں کی مرمت کر لیتے، اپنی جوتی گانٹھ لیتے۔ اپنی بکریوں کا دودھ دوہ لیتے۔ اپنے اونٹ کو باندھ لیتے اور اس کے آگے چارہ ڈال دیتے۔ بازار سے اپنا سودا خود لے آتے۔

۱۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش گفتار اور عام طور پر متبسم رہا کرتے تھے۔

۱۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفائی کا بہت خیال رکھا کرتے تھے۔ مساجد جہاں مسلمان جمع ہوتے ان کی صفائی کا خاص خیال رکھتے۔ صفائی پر زور دیا کرتے۔ اگر سڑک پر جھاڑیاں، پتھر یا کوئی گندی چیز پڑی ہوتی تو آپ خود اس کو اٹھا کر راستہ سے ایک طرف کر دیتے اور فرماتے تھے کہ جو شخص سڑکوں کی صفائی کا خیال رکھتا ہے خدا اس پر خوش ہوتا ہے اور اسے ثواب عطا کرتا ہے۔ (مسلم)

۱۴۔ آپ کے لباس میں اکثر خوشبو لگی ہوتی اور تاکید فرماتے کہ اجتماع کے مواقع پر خوشبو لگایا کریں تا کہ ہوا صاف ہو جائے۔

۱۵۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ مسواک کرتے اور اس بارہ میں اتنا زور دیتے کہ بعض دفعہ فرماتے۔ اگر میں اس بات سے نہ ڈروں کہ مسلمان تکلیف میں پڑ جائیں گے تو میں ہر نماز سے پہلے مسواک کرنے کا حکم دوں (مشکوٰۃ) کہا جاتا ہے کہ مسواک سرہانے رہتی۔ آدھی رات جانے پر جب سو جاتے تو بیدار ہو کر سب سے پہلے مسواک کرتے پھر وضو کر کے عبادت میں مشغول ہو جاتے۔

۱۶۔ پانی کی صفائی کا بھی آپ کو بہت خیال تھا۔ فرماتے تھے کہ کھڑے پانی میں کسی قسم کا گند نہیں ڈالنا چاہیئے (بخاری)

۱۷۔ آپ فرماتے تھے کہ رستہ کو روکنا نہیں چاہیئے۔ رستوں پر بیٹھنا یا ان میں کوئی ایسی چیز ڈالنا جس سے مسافروں کو تکلیف ہو خدا تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ (مشکوٰۃ)

۱۸۔ خوشبو آپ کو بہت پسند تھی۔ کوئی صاحب خوشبو کا ہدیہ بھیجتے تو کبھی اس کو رد نہ فرماتے۔ عطر لگایا کرتے تھے۔

۱۹۔ جب آپ اللہ کا ذکر فرماتے تو آپ کی طبیعت میں جوش پیدا ہو جاتا اور ایسا معلوم ہوتا کہ آپ کے جسم پر اندر کی طرف سے بھی اور باہر کی طرف سے بھی کلی طور پر خدا کی محبت نے قابو پا لیا ہے۔

۲۰۔ اللہ کی عبادت میں آپ کو سادگی اس قدر پسند تھی کہ آپ مسجد میں جہاں کوئی فرش بچھا نہ تھا اور نہ اس پر کوئی کپڑا بچھایا جاتا تھا نماز پڑھ لیتے۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ بارش کی وجہ سے چھت ٹپک پڑتی اور جسم مبارک گارے اور مٹی سے لت پت ہو جاتا۔ لیکن آپ عبادت میں مصروف رہتے۔

۲۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی عبادت بہت مرغوب تھی۔ نصف رات گزر جاتی پر آپ عبادت کے لئے کھڑے ہو جاتے اور صبح تک عبادت کرتے رہتے اور بعض اوقات آپ کے پاؤں سوج جاتے بعض اوقات پاؤں پھول کر پھٹ جاتے۔ اس محنت شاقہ کو دیکھ کر ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی نے کہا۔ یا رسول اللہ! آپ تو خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا ہے پھر آپ اپنے نفس کو اتنی تکلیف کیوں دیتے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"افلا اکون عبداً شکوراً؟"
کیا میں اپنے پیارے اللہ کا شکر
گزار بندہ نہ بنوں؟

۲۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے لئے کوئی وقت معین نہ تھا لیکن جمعہ کا التزام تھا۔ اور غسل جمعہ کی تاکید بھی فرمائی۔ آپ بالوں میں تیل ڈالتے۔ ایک دن آڑ کنگھی کرتے اور مانگ نکالتے تھے۔

۲۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس میں کسی قسم کا التزام نہ تھا۔ عام طور پر لباس سادہ تھا۔ پیوند لگا ہوا کپڑا بھی آپ زیب تن کر لیتے۔ عام طور پر تہمد، قمیص، ٹوپی، عمامہ اور چادر ہوتے۔ عمامہ کے نیچے ٹوپی گول اور موٹے کپڑے کی ہوتی اور سر سے لپٹی ہوئی ہوتی۔ عبا بھی آپ نے پہنا ہے۔ آپ نے خوبصورت اور قیمتی لباس بھی زیب تن کیا۔ لیکن ریشم کا کپڑا کبھی نہیں پہنا۔ باریک کپڑے کو ناپسند کرتے تھے۔ گھٹنوں یا ان سے اوپر کے جسم کے ننگے ہونے کو آپ پسند نہیں فرماتے تھے۔

۲۴۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر کا کوئی خاص التزام نہیں تھا۔ آپ کا بستر نہایت سادہ ہوتا۔ بالعموم ایک چمڑہ یا اونٹ کے بالوں کا ہوتا۔ کبھی معمولی بستر پر۔ کبھی کھال پر کبھی بوریے پر اور کبھی چٹائی پر سو جاتے۔ سوتے ہوئے دائیں کروٹ سوتے اور دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ کر سوتے۔ بستر میں دایاں ہاتھ اور رخسار رکھ کر چہرہ مبارک اس پر ٹیک دیتے۔ گہری نیند آتی تو کسی قدر خراٹے کی آواز آتی۔

۲۵۔ عام طور پر آپ سفید لباس زیب تن فرماتے لیکن رنگوں میں آپ کو سبز رنگ پسند تھا۔

۲۶۔ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھوتے۔ کھانے کے بعد بھی ہاتھ دھوتے اور کلی کرتے تھے بلکہ ہر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد کلی کرتے۔ آپ پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد بغیر کلی کئے نماز پڑھنے کو ناپسند فرماتے (بخاری)

۲۷۔ مشروبات میں ٹھنڈا پانی نہایت مرغوب تھا۔ دودھ کبھی خالص اور پانی ملا کر استعمال فرمایا۔

۲۸۔ کھانے پینے میں آپ صفائی کو ملحوظ خاطر رکھتے۔ جب آپ کھانا کھاتے تو کھانے کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھتے اور ٹیک لگا کر کھانا کھانے کو ناپسند فرماتے (بخاری)

۲۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اگر کوئی چیز آتی تو صحابہ میں بانٹ کر کھاتے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبصرہ

"شانِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم"

حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مقصودِ کائنات تھے اور لولاک لما خلقت الافلاک کے مصداق۔ آپ کے فرزندِ جلیل حضرت مہدی مسعود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے اپنی کتب و ملفوظات میں آنحضور کی ذاتِ بابرکات کے شمائل و خصائل کا اس حسین، دلکش اور جذب وکیف کے حامل انداز میں ذکر کیا ہے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ آپ کی کتب اور ملفوظات سے اخذ شدہ اقتباسات درباره شانِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل یہ کتاب موجودہ دور کی اہم ضرورت ہے اور ادارہ مجلس تالیف و ترجمہ پاکستان ربوہ نے شائع کیا ہے۔ عمدہ طباعت اور کتابت کے ساتھ ۲۸۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ قیمت دس روپے ہے۔ اس کتاب کی توسیع اشاعت وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور مرتبہ ہمارے نزدیک کس قدر اعلیٰ وارفع ہے۔ کتاب البلاغ رحمت بازار ربوہ کے علاوہ الائیڈ سائنٹیفک سٹور گنپت روڈ لاہور اور چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر پراپرٹی لنکز (Property Links) ڈیفنس سوسائٹی کراچی سے بھی مل سکتی ہے۔

میلاد النبیؐ کی تقریب پر انعام

مردان کی بلدیہ نے یہ اعلان کیا تھا کہ میلاد النبیؐ کے دن تمام شہر کے دوکاندار اپنی اپنی دوکانوں کو سجائیں ان کا مقابلہ ہوگا اور اول آنے والے کو ایک ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائے گا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس مقابلہ میں ہمارے ایک احمدی دوست نیولائٹ ہاؤس کے پروپرائٹر شیخ جاوید احمد صاحب بن شیخ شبیر احمد صاحب اوّل قرار دیئے گئے۔ انہیں یہ انعام مقامی انتظامیہ نے اپنی ایک تقریب میں دیا۔

(خالد احمد شمس مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مردان)

تلاوت قرآن مجید کا مقصد

قرآن مجید کی تلاوت میں یہ امر مدنظر ہونا چاہیئے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے جو جو احکام صادر فرمائے ہیں ان پر عمل کیا جائے۔

قرآن پاک میں دیگر اوامر و نواہی کے علاوہ اقامت الصلوٰۃ کے ساتھ ایتائی الزکوٰۃ کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ لہذا قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت جب بھی نماز قائم کرنے کے ساتھ ادائیگی زکوٰۃ کا حکم سامنے آئے تو ہر دوست کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ ان پر زکوٰۃ تو واجب نہیں؟ اگر واجب ہو تو تعمیلِ ارشادِ خداوندی میں اپنی واجب الادا زکوٰۃ فوراً مرکز میں ارسال کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جائے۔

خاکسار عہدیداران جماعت کی خدمت میں التماس کرتا ہے کہ وہ صاحب حیثیت احباب و خواتین پر زکوٰۃ کی فرضیت واہمیت واضح کر کے وصولی زکوٰۃ کا خاص اہتمام فرمادیں۔ جزاکما اللہ احسن الجزاء۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

مطالعہ کتب

ماہ امان/ مارچ میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "توضیح مرام" مقرر کی گئی ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں اور مرکز کو بھی مطلع کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تصحیح

الفضل کے ۲۸ جنوری ۱۹۷۹ء کے صفحہ ۶ پر اعلانات نکاح میں مکرم عبدالسمیع صاحب ابن مکرم عبدالغنی صاحب C-7 سٹیلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ کے نکاح کے اعلان میں سہواً حق مہر پانچ ہزار شائع ہوگیا ہے جو کہ صحیح نہیں ہے۔ حق مہر پانچ ہزار نہیں بلکہ پندرہ ہزار روپیہ ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(عبدالمجید سٹیلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ)

صحابہ کرامؓ کی بے مثال قربانی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"..... مالوں کا تو کیا ذکر؟ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک سے زیادہ دفعہ اپنا کُل گھر بار نثار کیا حتیٰ کہ سوئی تک کو بھی گھر میں نہ رکھا اور ایسا ہی حضرت عمرؓ نے اپنی بساط اور شرح کے مطابق اور حضرت عثمانؓ نے اپنی طاقت اور حیثیت کے مطابق علیٰ ہذا القیاس علیٰ قدرِ مراتب تمام صحابہ کرامؓ اپنی جانوں اور مالوں سمیت اس دینِ الٰہی پر قربان ہونے کے لئے تیار ہوگئے۔"

(اشتہار تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۳-۵۵)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرامؓ کی مثال اس لئے پیش فرمائی ہے تاکہ ہم ان کے مقدس اسوہ پر عمل پیرا ہوں۔ احباب جماعت ازراہ کرم مالی قربانی کے معیار کو صحابہ کرامؓ کی قربانی کے معیار تک پہنچانے کے لئے پوری جدوجہد سے کام لیں تاکہ ہم صحیح معنوں میں حضور علیہ السلام کے ان الفاظ کے مصداق بنیں ؎

صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ قربانی پیش کرنے اور حقیقی رنگ میں صحابہؓ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے ان کے اسمائے گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(۱)	مکرم مسعود احمد صاحب	اڈہ لاریاں	ربوہ	۳۶—۵۰
(۲)	„ عبدالسمیع صاحب حامی	„	„	۳۳—۰۰
(۳)	„ مستری محمد اکبر و محمد انور صاحبان	„	„	۱۰۴—۰۰
(۴)	„ بشیر احمد صاحب بشیر ٹی سٹال	„	„	۵۲—۰۰
(۵)	„ خواجہ محمد جمیل صاحب جمیل ٹی سٹال	„	„	۴۸—۰۰
(۶)	„ چوہدری ناصر احمد صاحب چارہ فروش	„	„	۵۰—۰۰
(۷)	„ رفیق احمد صاحب سائیکل ورکس	گولبازار	ربوہ	۴۰—۰۰
(۸)	„ محمد رمضان صاحب رمضان کریانہ سٹور	„	„	۱۰—۰۰
(۹)	„ بشیر احمد صاحب بشیر لانڈری ورکس	„	„	۱۳—۰۰
(۱۰)	„ بشیر احمد صاحب شاد	„	„	۱۶—۰۰
(۱۱)	„ عبدالغفار صاحب شاہ کی جیولری فوٹو سروس	„	„	۱۴—۰۰
(۱۲)	„ مستری محمد سلیمان صاحب فرنیچر ہاؤس	„	„	۱۳—۰۰
(۱۳)	„ مرزا عبدالعزیز صاحب سائیکل ورکس	„	„	۵۲—۰۰
(۱۴)	„ رشید احمد صاحب رشید کریانہ سٹور	„	„	۱۳—۰۰
(۱۵)	„ محمود احمد صاحب محمود کریانہ سٹور	„	„	۱۷—۰۰
(۱۶)	„ ماسٹر عبدالسلام صاحب ماڈرن ٹیلرز	„	„	۲۶—۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم امیر حمزہ صاحب مددگار کارکن وکالت مال اوّل کچھ عرصہ سے پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

۲۔ میری والدہ صاحبہ کو اعصابی دردوں کی تکلیف رہتی ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور لمبی عمر عطا کرے۔

(عبدالرحمٰن ناصر۔ کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست صدقہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۱ر جنوری تا ۱۰ر فروری ۱۹۷۹ء

(۴)

احباب جماعت ان سب بھائی بہنوں کے لئے خاص دعائیں فرمائیں۔
(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۲۶۲۔ مکرم ملک حبیب احمد صاحب	مغلپورہ	لاہور	۵۰۔۰۰
۲۶۳۔ " ملک منور احمد صاحب جاوید	"	"	۲۰۔۰۰
۲۶۴۔ " چوہدری محمود احمد صاحب M.S.C	"	"	۲۵۔۰۰
۲۶۵۔ مکرمہ زہرہ بیگم صاحبہ زوجہ عبدالحق صاحب مصری شاہ لاہور			۱۰۔۰۰
۲۶۶۔ مکرم مجید احمد صاحب بٹ	کینال پارک	لاہور	۱۰۔۲۵
۲۶۷۔ " شیخ عبداللطیف صاحب آف مردان	لاہور چھاؤنی		۱۰۔۰۰
۲۶۸۔ مکرمہ امۃ الباری نعیم صاحبہ		"	۱۰۰۔۰۰
۲۶۹۔ " زینب حسن صاحبہ		"	۵۰۔۰۰
۲۷۰۔ مکرم عبدالغنی ہمایوں صاحب		"	۵۰۔۰۰
۲۷۱۔ " شیخ سعید احمد صاحب	بھاٹی گیٹ	لاہور	۴۰۔۰۰
۲۷۲۔ مکرمہ زاہدہ بیگم صاحبہ	"	"	۱۰۔۰۰
۲۷۳۔ مکرم میجر ملک محی الدین صاحب	اسلامیہ پارک	"	۱۰۔۰۰
۲۷۴۔ " شیخ بشیر احمد صاحب	"	"	۱۵۔۰۰
۲۷۵۔ " عبداللطیف صاحب ابن مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ٹاؤن شپ		"	۲۵۔۰۰
۲۷۶۔ " ملک اظہر احمد صاحب	رحمانپورہ	"	۳۰۔۰۰
۲۷۷۔ " ڈاکٹر غلام نبی چوہان صاحب	"	"	۱۰۔۰۰
۲۷۸۔ مکرمہ زینت ماجد صاحبہ	"	"	۵۰۔۰۰
۲۷۹۔ مکرم سردار عبدالسمیع صاحب	سول لائن	"	۱۰۰۔۰۰
۲۸۰۔ " رضوان احمد شاہ صاحب	"	"	۲۰۰۔۰۰
۲۸۱۔ " قاضی عبدالرشید صاحب	"	"	۱۰۔۰۰
۲۸۲۔ مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ	"	"	۱۰۰۔۰۰
۲۸۳۔ " امۃ الرحیم صاحبہ	"	"	۱۰۔۰۰
۲۸۴۔ مکرم ڈاکٹر عبدالوحید صاحب	"	"	۵۰۔۰۰
۲۸۵۔ مکرمہ امینہ جاوید صاحبہ	"	"	۵۰۔۰۰
۲۸۶۔ " رفیعہ سلطانہ صاحبہ	"	"	۲۵۔۰۰
۲۸۷۔ مکرم ملک عبدالرب صاحب	"	"	۱۵۔۰۰
۲۸۸۔ " چوہدری اے وحید سلیم صاحب	"	"	۱۰۔۰۰
۲۸۹۔ " شیخ غفور احمد صاحب	"	"	۱۰۔۰۰
۲۹۰۔ مکرمہ نیلم بشارت صاحبہ دختر چوہدری بشارت احمد صاحب نیلہ گنبد لاہور			۲۵۰۔۰۰
۲۹۱۔ مکرم چوہدری عبدالوحید سلیم صاحب ایڈووکیٹ	"	"	۲۰۔۰۰
۲۹۲۔ " عبدالواسع صاحب مع اہلیہ صاحبہ	"	"	۱۵۔۰۰
۲۹۳۔ " حامد علی خان صاحب	"	"	۱۰۔۰۰
۲۹۴۔ مکرمہ امۃ الجمیل صاحبہ اہلیہ لئیق احمد صاحب	"	"	۵۰۔۰۰
۲۹۵۔ مکرم میاں شریف احمد صاحب	"	"	۱۰۔۰۰
۲۹۶۔ مکرمہ مسز مرزا مجید احمد صاحب	راجگڑھ	"	۲۰۔۰۰
۲۹۷۔ مکرم طاہر احمد صاحب قاضی	"	"	۲۰۔۰۰
۲۹۸۔ مکرمہ بشریٰ مجید صاحبہ	"	"	۵۰۔۰۰
۲۹۹۔ مکرم سید تبسم حسین شاہ صاحب	ماڈل ٹاؤن	"	۱۰۔۰۰
۳۰۰۔ مکرمہ مسز ڈاکٹر ہمایوں صاحبہ	"	"	۴۰۔۰۰
۳۰۱۔ " مسز فرزانہ تبسم صاحبہ	"	"	۵۰۔۰۰
۳۰۲۔ " مسز فرزانہ نسیم صاحبہ	"	"	۲۰۔۰۰
۳۰۳۔ مکرم طاہر شیخ نبی صاحب	ماڈل ٹاؤن	لاہور	۱۰۰۔۰۰
۳۰۳A مکرمہ امۃ السلام صاحبہ	"	"	۱۰۰۔۰۰
۳۰۴۔ مکرم شیخ فضل احمد صاحب	"	"	۱۰۔۰۰
۳۰۵۔ " عطاء الرحمٰن صاحب چغتائی	"	"	۴۰۔۰۰
۳۰۶۔ مکرمہ والدہ صاحبہ بیدار شاد علی صاحب	"	"	۶۰۔۰۰
۳۰۷۔ مکرم چوہدری عبدالوحید صاحب	"	"	۲۰۔۰۰
۳۰۸۔ " منیر احمد ملک صاحب	"	"	۱۰۔۰۰
۳۰۹۔ مکرمہ جمیلہ ام طاہر صاحبہ	"	"	۲۰۰۔۰۰
۳۱۰۔ مکرم چوہدری اللہ داد خان صاحب	"	"	۵۰۔۰۰
۳۱۱۔ " ملک شفیق احمد صاحب	"	"	۱۰۔۰۰
۳۱۲۔ " رفیق احمد صاحب	"	"	۱۰۔۰۰
۳۱۳۔ " اُدمان حمید صاحب	"	"	۱۰۔۰۰
۳۱۴۔ لجنہ اماء اللہ جہلم			۱۵۔۰۰
۳۱۵۔ مکرم خواجہ منظور احمد صاحب	سرگودھا		۲۰۔۰۰
۳۱۶۔ " ملک عبید اللہ صاحب	"		۲۰۔۰۰
۳۱۷۔ " زبیر احمد صاحب طاہر	"		۲۰۔۰۰
۳۱۸۔ مکرمہ سعیدہ ماجد صاحبہ اہلیہ عبدالماجد صاحب	"		۲۰۔۰۰
۳۱۹۔ " وسیمہ مسلم صاحبہ	"		۱۰۔۰۰
۳۲۰۔ مکرم وقار احمد خان صاحب ابن عبداللہ خان صاحب	"		۵۰۔۰۰
۳۲۱۔ " مرزا محمد عثمان صاحب کویت			۴۰۔۰۰
۳۲۲۔ مکرمہ فتح بی بی صاحبہ بذریعہ صدر محلہ دارالیمن ربوہ			۱۰۰۔۰۰
۳۲۳۔ مکرم کیپٹن محمد اکبر صاحب ساہی	ایبٹ آباد		۱۰۔۰۰
۳۲۴۔ " حیات محمد صاحب	"		۱۰۔۰۰
۳۲۵۔ " عبداللطیف صاحب کوٹ	ڈیرہ غازیخاں		۱۳۔۵۰
۳۲۶۔ " سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ شیخوپورہ			۶۲۔۰۰
۳۲۷۔ " چوہدری اقبال احمد صاحب	حیدرآباد		۱۰۔۰۰
۳۲۸۔ مکرمہ حمدی عباس صاحبہ	"		۵۰۔۰۰
۳۲۹۔ مکرم سعید احمد صاحب وکیل	"		۲۰۔۰۰
۳۳۰۔ " بشارت احمد صاحب جاوید	کوئٹہ		۲۲۔۰۰
۳۳۱۔ " سید عبدالباسط شاہ صاحب	"		۱۰۔۰۰
۳۳۲۔ مکرمہ بیگم صاحبہ " " " مع طلعت باسط صاحبہ	"		۱۵۔۰۰
۳۳۳۔ مکرم طاہر احمد صاحب ابن چوہدری نعیر احمد صاحب	"		۱۰۔۰۰
۳۳۴۔ مکرمہ قدسیہ طاہرہ صاحبہ اہلیہ " "	"		۲۰۔۰۰
۳۳۵۔ مکرم ظفر اقبال صاحب بھٹہ	"		۵۰۔۰۰
۳۳۶۔ مکرمہ ناہید حنیف صاحبہ	"		۱۵۔۰۰
۳۳۷۔ مکرم انعام الحق صاحب جنجوعہ	"		۱۰۔۰۰

(باقی)

ضروری اعلان

سچی خوابوں پر مشتمل جو کتاب زیر تالیف تھی وہ اپنی تکمیل کے آخری مراحل کو پہنچ رہی ہے جس دوست یا بہن نے ابھی تک اپنی خواب نہ بھجوائی ہو وہ جلد سے جلد لکھ کر اپنے مکمل پتہ کے ساتھ خاکسار کو ارسال کر دیں۔ خواب صرف وہی لکھی جائے جو پوری ہو چکی ہو۔ والدین اپنے بچوں کی خوابیں بھی بھجوا سکتے ہیں۔

خاکسار فضل الٰہی انوری
D-۶ خیابان سہروردی۔ آبپارہ اسلام آباد

ضرورت سٹور کیپر

دواؤں کا سٹاک اور حساب کتاب رکھنے کیلئے ایک سٹور کیپر کی ضرورت ہے۔
کم از کم تعلیم میٹرک اور خط عمدہ ہو۔ سابقہ سٹور یا دفتری تجربہ رکھنے والے ربوہ کے مکین کو ترجیح دی جائے گی۔
مینیجر: کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
(ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ۔ فون ۹۰۶/۲ ۲۰۰

جماعتِ احمدیہ کی مجلس مشاورت

اور

امراءِ اضلاع کی خدمت میں ضروری گذارش

جماعتِ احمدیہ کی ۶۰ ویں مجلسِ مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۰-۳۱ مارچ اور یکم اپریل ۱۹۷۹ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

۱۔ نمائندگان مجلس مشاورت کے اسماء گرامی ۱۰ مارچ تک دفتر ہذا میں پہنچ جانے چاہئیں۔ امراء صاحبان اس بات کا اہتمام فرمادیں کہ نمائندگان کا انتخاب جماعتوں کے اجلاسِ عام میں ہو اور نمائندگان اسلامی شعار کے پابند ہوں۔

۲۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۷۳ء میں فیصلہ فرمایا تھا کہ:-

"۲۵ فیصد ایسے متبادل دوست بذریعہ انتخاب رکھے جائیں جو زائر کی حیثیت میں یہاں آئیں۔ غیر حاضر نمائندگان کی جگہ ان زائرین میں سے انتخاب کرکے تعداد پوری کرلی جائے۔"

امراء اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس فیصلہ کی روشنی میں ایسے منتخب زائرین کے اسماء ۱۰ مارچ تک بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

۳۔ مجلس مشاورت کے زائرین کے لئے مشاورت ہال میں جگہ کی مناسبت سے محدود تعداد میں ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔ صدر صاحبان جماعت و امراء صاحبان ایسا انتظام فرمادیں کہ ان کے حلقوں سے محدود تعداد میں دوست بطور زائر تشریف لائیں تاکہ انہیں ٹکٹ داخلہ کے حصول میں دقت نہ ہو۔ زائرین کے پاس مقامی جماعت کی تصدیق ہونا ضروری ہے۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

اعلاناتِ نکاح

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت میرے برادرِ نسبتی مکرم ملک لطیف احمد صاحب سرور ایم اے، ایم ایڈ ابن مکرم ملک محمد شفیع صاحب مرحوم شیخوپورہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ محترمہ رفیعہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری غلام حمید صاحب نمبردار کرم پورہ واربرٹن ضلع شیخوپورہ بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۷۹ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں فرمایا۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(شیخ محمود احمد سعید واقفِ زندگی۔ دارالصدر جنوبی ربوہ)

۲۔ میرے بھائی عزیزم چوہدری شوکت امین صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ ظہیرہ بدر بنت مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ایڈیٹر اخبار بدر قادیان سے بعوض مبلغ ۹ ہزار روپے حق مہر مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ نے قبل نماز جمعہ ۱۶ فروری ۱۹۷۹ء کو احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمادیں۔

(چوہدری خالد لطیف کراچی بکڈپو ۴۸ اردو بازار کراچی ۱)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو ۲۶ جنوری ۱۹۷۹ء کو تیسرا بیٹا عطا فرمایا۔ نومولود مکرم عبدالغنی صاحب درویش مرحوم آف گوجرانوالہ کا نواسہ اور مکرم محمد اکرم صاحب آف دہلی گیٹ لاہور کا پوتا ہے۔ بچہ کا نام رضوان محمود تجویز ہوا ہے۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو حقیقی خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(محمود احمد خان۔ ساندھا کلاں۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک نہایت ضروری اعلان

(محترم چوہدری ظہور احمد صاحب سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور درخواست کی گئی تھی کہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا پانچواں مرحلہ ۲۸ ماہِ حال کو ختم ہو رہا ہے۔ کئی جماعتوں کی خواہش ہے کہ وہ جو رقوم ۱۰ مارچ ۱۹۷۹ء تک داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرادیں انہیں پانچویں مرحلہ میں شمار کرنے کی حضور منظوری فرمادیں تاکہ ۲۸ ماہِ حال تک کی جمع شدہ رقوم بھی آسانی سے جمع کرا سکیں اور جو دوست شروع مہینہ میں پچھلے ماہ کی رقوم دیتے ہیں وہ بھی فائدہ اٹھا سکیں۔

حضور نے اسے منظور فرما لیا ہے۔ تمام امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اس منظوری سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری ناظر علی خاں صاحب آف چک نمبر ۶۰ ر ب کھیم سنگھ والا ضلع فیصل آباد نہایت مخلص اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے دوست ہیں۔ انہوں نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں مزید اڑھائی ہزار کا اضافہ کیا ہے۔ آجکل ان کی صحت کمزور رہتی ہے۔

احباب ان کے لئے اور ان کے بھائی مکرم چوہدری محمد علی خاں صاحب کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ دونوں بھائیوں کو صحتِ کاملہ و عاجلہ اور لمبی صحت والی زندگی عطا فرمائے اور مالی جہاد میں ان کی قربانی کو قبول فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

فوری ضرورت

ایک برف خانہ اور کولڈ سٹوریج چلانے کے لئے ایک ہیڈ مستری اور دو مشین مینوں کی فوری ضرورت ہے۔ صرف تجربہ رکھنے والے افراد امیر مقامی یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ رابطہ قائم کریں۔ تنخواہ حسب لیاقت۔

ملک حمید اللہ خان۔ حسن آئس فیکٹری

ندیم آباد۔ گوجرانوالہ روڈ۔ ڈسکہ (ضلع سیالکوٹ)

ٹیلیفون نمبر ۹۸۵

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴